شطرنج کی اصل

ڈاکٹر مقصود احمد، شعبۂ عربی، بڑودہ یونیورسٹی بڑودہ ۳۹۰۰۲۱۵

شطرنج کو شاہانہ کھیل ہونے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ یہ آج بھی اتنا ہی مقبول ہے جتنا کہ پہلے تھا بلکہ اس کی مقبولیت میں پہلے کی بہ نسبت اضافہ ہی ہوا ہے۔ اس کی اصل کے متعلق مختلف آرار ہیں۔ اہلِ ایران اس کو اپنی ملکیت قرار دیتے ہیں اور اس کی اصل "ہشت رنگ" بتاتے ہیں۔ ایرانیوں کے علاوہ یونانیوں، رومیوں مصریوں اور دیگر قدیم قوموں نے بھی اس پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر یہ سارے دعوے غلط اور بے بنیاد محض ہیں۔ شطرنج ایک خالص ہندوستانی کھیل ہے۔ جو ابتداءً قدیم ہندوستان کے راجوں مہاراجوں کے درمیان کھیلا جاتا تھا۔ اس کے دو عناصر ــــ ہاتھی اور رخ (جس کی اصل رتھ ہے اور جس کا ہندوستان سے خاص تعلق ہے) اس کے ہندی الاصل ہونے کا بیّن ثبوت فراہم کرتے ہیں اور پھر اس کا ذکر رامائن میں بھی موجود ہے[1] لفظ شطرنج کی اصل سنسکرت کا لفظ "چترنگ ــــ" (CHATURANGA) ہے جو قدیم ہندوستانی فوج کے چار دستوں (ہاتھی سوار، رتھ سوار، گھوڑ سوار اور پیدل فوج) کی نشاندہی کرتا ہے۔(۲)

چھٹی صدی عیسوی میں نوشیروانِ عادل متوفّٰی ۵۷۹ء کے طبیب خاص "بزرجمہر"

کے طفیل یہ ایران میں متعارف ہوا اور وہاں سے عہدِ عباسی کے اوائل (آٹھویں صدی عیسوی) میں شَطرنج یا شِطرنج کی شکل میں سرزمین عرب میں جلوہ فگن ہوا۔ (۳)
ابتداءً یہ چار اشخاص کے مابین دو پانسوں کے ذریعہ کھیلا جاتا تھا اور اس کا تمام تر انحصار اتفاق اور تقدیر پر تھا لیکن بعد کو جب ہندو "دھرم شاستر" میں پانسہ اندازی کو ممنوع قرار دیا گیا تو یہ دو اشخاص کے مابین کھیلا جانے لگا اور اب پانسہ پھینکنے کے بجائے عقل و ذہانت کو بروئے کار لایا جانے لگا۔ اسی سبب سے ہندوستان میں اب یہ "بدھی بل" (قوتِ ذہن و عقل) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ (۴)

حوالہ جات

۱۔ دیکھئے سید سلیمان ندوی: عرب و ہند کے تعلقات، الہ آباد، ۱۹۳۰، ص ۱۸۳

۲۔ ملاحظہ ہو Encyclopaedia Britanica, Vol. IV, 1970, p. 195

۳۔ دیکھئے پروفیسر خورشید احمد فارق: عربی لٹریچر میں قدیم ہندوستان، دہلی ۱۹۴۳، ص ۳۲۱، ۳۲۴، مقبول احمد: Indo-Arab Relations دہلی ۱۹۶۹، ص ۱۸، اور Encyclopaedia Britanica Vol. IV, p. 195

۴۔ ملاحظہ ہو Encyclopaedia Britanica، Vol. IV، p. 195